سوال

(1191) اختلاط اور میل جول

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث نبوی (لاتصاحب الامومنا۔۔۔الخ) "ہمیشہ کسی مومن ہی کی صحبت اختیار کراور تیرا کھانا کوئی متقی ہی کھائے۔" اس حدیث کا کیا مفہوم ہے؟ اوراس کے کیا حدود ہیں کہ میں کسی مسلمان کو اپنے گھر میں داخل نہ کروں اور اسے کھانا نہ کھلاؤں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کے لیے اس کا دستورزندگی واضح فرمایا ہے۔ اس سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ کسی مسلمان کے لیے کسی صالح مومن کے علاوہ کسی کو کھانا کھلانا جائز نہیں ہے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ آپ کا اختلاط اور دلی میل جول ہونا اور کسی مناسبت سے کسی کو کھانا کھلانا خواہ وہ کافر ہو یا فاسق، دو الگ الگ باتیں ہیں۔ ایسے لوگوں کو کھانا کھلانا یقیناً جائز ہے لیکن دستورزندگی نہیں ہونا چاہئے۔ جیسے کہ دوسری حدیث میں ہے:

"مَن جَامَعَ الْمُشرِکَ، فھومِثلُہُ"

''جو کسی مشرک کے ساتھ اشتراک و میل جول رکھے، وہ اس کی مانند ہوگا۔'' (سنن ابي داود، کتاب الادب، باب من یومر ان یجالس، حدیث: 4832 وسنن الترمذي، کتاب الزھد، باب صحبة المومن، حدیث: 2305 صحیح ابن حبان: 314/2، حدیث: 554۔)

ایک اور حدیث ہے:

"اَلمُسلِمُ وَالمُشرِکُ لَاتَرَاءیٰ نَارَاہُمَا"

''مسلمان اور مشرک کو ایک دوسرے کی آگ نظر نہیں آنی چاہئیں۔'' (سنن ابي داؤد، کتاب الجھاد، باب فی الاقامة بارض الشرک، حدیث: 2787 والمعجم الکبیر للطبرانی: 251/7، حدیث: 7023۔)

مقصد یہ کہ ان کی سکونت ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر ہو۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا](#)

صفحہ نمبر 837

محدث فتویٰ